© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

جس تاریخ کو برہان کا یہ پرچہ اپنی مقررہ تاریخ اشاعت کے مطابق شائع ہونا چاہیے۔ وہ ہی تاریخ ہندوستان کی آزادی کی تاریخ ہے۔ یہی وہ تاریخ ہوگی جبکہ ہندوستان انڈیا اور پاکستان کے دو علاقوں میں بٹ کر ڈھائی سو سال کے بعد اپنے معاملات میں خواہ وہ اندرونی ہوں یا خارجی مختارِ مطلق ہوگا۔ اس خوشی میں دونوں جگہوں پر قومی جھنڈا لہرایا جائے گا۔ اور مختلف طریقوں سے اظہارِ مسرت کر کے جشنِ آزادی منانے کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ یہ سب کچھ ہوگا اور ہورہا ہوگا۔ لیکن ایک حقیقت پسند انسان کو پھر بھی یہ سوال کرنے کا حق ہے کہ کیا یہی وہ آزادی ہے جو ہم لوگوں کو محبوب و مطلوب تھی، کیا یہی وہ حریت و استقلال کی ناظورۂ خوش جمال ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے ہندوستان کی رگ و پے میں اضطراب و بے چینی کی بجلیاں دوڑ رہی تھیں۔ پھر کیا یہی وہ ہماری متاعِ گم گشتہ ہے جس کو واپس لینے کی حسرت و آرزو میں ایک طرف سراج الدولہ اور ٹیپو نے جامِ شہادت نوش کیا اور دوسری جانب حضرت سید احمد صاحب شہید اور ان کے رفقائے کرام کی جماعتِ حقہ نے خرقہ پوشی کے ساتھ شمشیر زنی کا ایسا کمال دکھایا کہ سرزمینِ بالاکوٹ کا ذرہ ذرہ آج بھی زبانِ حال سے اس کی گواہی دے رہا ہے۔ اگر درحقیقت یہ وہی آزادی ہے جس کا خواب حضرت شیخ الہند، انصاری، اجمل خاں، محمد علی، موتی لال نہرو اور سی آر داس وغیرہم نے دیکھا تھا تو پھر یہ کیا ہے کہ ملک اس آزادی کا استقبال فوجوں کے پہروں، سپاہیوں کی سنگینوں اور فوجی قوانین کی ہلاکت انگیزیوں کے ساتھ کر رہا ہے۔ عالم میں غلغلہ بپا ہے کہ انگریزوں نے ہندوستان پر سے اپنا قبضہ اٹھالیا۔ لیکن خود ہمارا حال یہ ہے کہ نہ زندگی مامون ہے، نہ مال اور آبرو محفوظ ہے۔ کہیں ہندو مسلمان سے سہما اور ڈرا ہوا ہے اور کسی جگہ مسلمان ہندوؤں کے ڈر سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لرزہ براندام ہیں۔ پھر ہندو ہندو میں پھوٹ ہے۔ مہاسبھا کانگریس کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ مسلمان مسلمان سے نبرد آزما ہے، پنجابی سندھی سے اور سندھی پنجابی سے اور سرحد کا پٹھان ان دونوں سے کھٹکا ہوا ہے اور سیاست کے میدان میں آگے چل کر ایک دوسرے سے داؤ پیچ کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ ان اختلافات اور تعصبات کے علاوہ سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ عوام روز بروز تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اربابِ سیاست کو بڑے اور اونچے درجہ کے معاملات نمٹانے سے ہی فرصت نہیں کہ وہ عوام کی پریشانی اور مصیبت کا جائزہ لے سکیں۔ ملک میں اناج کا کال ہے۔ ہر چیز گراں سے گراں تر ہوتی جا رہی ہے۔ چور بازار علی الاعلان اور کھلم کھلا چل رہا ہے، ہر محکمہ میں رشوت ستانی کا بازار گرم ہے۔ اخلاق اس درجہ گر گئے ہیں کہ انسان انسان نہیں رہا۔ بھیڑیا اور خونخوار درندہ بن گیا ہے۔ خدا پرستی کا صرف نام ہی نام ہے۔ امانت اور دیانت صرف کاغذوں میں نظر آ سکتے ہیں، عمل میں ان کا کہیں وجود نہیں۔

پھر اس وقت جبکہ جشنِ آزادی کے شادیانے بج رہے ہیں، ہمیں بے ساختہ بنگال و بہار سرحد و پنجاب، احمد آباد و بمبئی اور دوسرے مقامات کے ان لاکھوں انسانوں کی بھی یاد آ رہی ہے جو فرقہ وارانہ سیاست کا شکار ہو کر مر گئے اور یا گھر سے بے گھر ہو کر آج بھی خانہ بربادی و بے سروسامانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں!

ہاں اس میں شبہ نہیں کہ اب قید و بند کی زنجیریں ٹوٹ رہی ہیں اور آزادی کا دور لوٹ رہا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آزادی فی نفسہ کوئی قابلِ قدر چیز نہیں ہے۔ اگر اس کو صحیح اور درست طریقہ پر استعمال نہ کیا جا سکے۔ تاریخ میں کیسے کیسے بہادر اور نبرد آزما بادشاہ گذرے ہیں جنھوں نے ملک کے ملک فتح کیئے لیکن ان پر حکومت نہ کر سکے۔ ملک فتح کرنے کے لئے بہادری، مردانگی اور عزم و ارادہ کی مضبوطی ہی درکار ہیں۔ لیکن حکومت چلانے کے لئے کمالِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عقل و فرزانگی، دور اندیشی مصلحت شناسی۔ اور عوام و خواص کے جذبات کا ادراک و شعور، فکر و عمل کا توازن۔ پھر ان سب سے اہم اور مقدم یہ کہ ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور صفائی، عدل و انصاف اور دیانت و راست بازی یہ سب اوصاف ضروری ہیں۔ پس آج جشنِ آزادی مناتے ہوئے انڈیا اور پاکستان دونوں حکومتوں کے اربابِ حل و عقد کو بارگاہ خداوندی میں عہد و پیمان کرنا چاہیئے کہ اب وہ کسی طرح ماضی کے دلخراش واقعات کا اعادہ نہ ہونے دینگے دونوں حکومتوں کا مفاد ایک دوسرے سے وابستہ ہے اس لئے دونوں ایک دوسرے کی حلیف اور مددگار بن کر رہیں گی۔ کیونکہ اساساً اسی پر دونوں کی خوشحالی اور حقیقی امن و عافیت کا دارومدار ہے۔ اب تک ہم نے حقایق بینی سے کہیں زیادہ جذبات پرستی سے کام لیا ہے اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج آزادی بھیانک اور ڈراؤنی شکل میں نظر آرہی ہے لیکن اب ہم کو لامحالہ حق شناسی سے کام لینا ہوگا۔ ورنہ اگر اب بھی ہم اس سے محروم رہے تو انجام شدید تر از تباہی و بربادی اور کامل ہلاکت و رسوائی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

جب تک نہ زندگی کے حقایق پہ ہو نظر ۔۔۔ تیرا زجاج ہو نہ سکیگا حریفِ سنگ
خونِ دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات ۔۔۔ فطرت لہو ترنگ ہے غافل نہ جلترنگ

بہر حال ہماری دعا ہے کہ انڈیا اور پاکستان دونوں آزادی سے بجا اور صحیح طور پر فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ ترقی کریں اور نہ صرف ایشیا کے لئے، بلکہ تہذیب و تمدن، نظامِ معیشت و معاشرت، فضائل اخلاق۔ امن و خوشحالی اور علمی و ثقافتی عروج و ترقی کے اعتبار سے تمام دنیا کے لئے شمع راہ کا کام دیں۔

© rasailojaraid.com